مرد دیکھا کرتا ہے (یعنی اس کو احتلام ہو) تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا غسل کرے۔ اس پر حضرت ام سلمہ نے عرض کیا "عورت کو بھی یہ معاملہ پیش آتا ہے؟" ان کا مطلب یہ تھا کہ کیا عورت کو بھی انزال اور احتلام ہوا کرتا ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا:

نعم، فمن این یکون الشبه، ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما علا وسبق یکون منه الشَّبَهُ	ہاں، ورنہ آخر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہو جاتا ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سپیدی مائل ہوتا ہے اور عورت کا پانی تپلا زردی مائل۔ پھر ان میں سے جو بھی غالب آ جاتا ہے یا جو بھی سبقت لے جاتا ہے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک خاتون کے سوال پر حضرت عائشہ نے بھی اسی طرح کے تعجب کا اظہار کیا تھا اور اس پر حضورؐ نے فرمایا تھا:

وھل یکون الشَّبَهُ الامن قبل ذالك اذا علا ماؤها ماء الرجل اشبه الولد اخواله واذا علا ماء الرجل ماءها اشبه الولد اعمامه	اور کیا بچے کا ماں کے مشابہ ہونا اس کے سوا کسی اور وجہ سے ہوتا ہے؟ جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ اپنی ننھیال پر جاتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو بچہ ددھیال پر جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

ماء الرجل ابیض وماء المرأة اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المرأة اذکرا باذن الله واذا علا منی المرأة منی الرجل آنثا باذن الله	مرد کا پانی سفیدی مائل اور عورت کا پانی زردی مائل ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں ملتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آتی ہے تو اللہ کے حکم سے بیٹا ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آتی ہے تو اللہ کے حکم سے لڑکی ہوتی ہے۔

آپ نے خدا جانے کس لفظ کا مطلب یہ سمجھا کہ "اگر یہ مرکب مائل بہ سفیدی ہو تو بچہ پیدا ہوتا ہے ورنہ بچی"۔ اور یہ کس عبارت کا ترجمہ آپ نے فرمایا ہے کہ "اگر مجامعت کے وقت مرد کا انزال عورت سے پہلے ہو تو بچہ باپ پر جاتا ہے ورنہ ماں پر"۔ اصل مضمون جو ان احادیث میں بیان ہوا ہے اگر اس کے خلاف علم و عقل کی کوئی شہادت موجود ہو تو ضرور پیش فرمائیں۔

(۹) اس معنی کی روایات بخاری کی کتاب الانبیاء، کتاب الاستیذان اور کتاب العقیقہ میں موجود ہیں۔ مگر ہر جگہ اختتن کے الفاظ ہیں جو صریح طور پر اس مفہوم کے محتمل ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اپنے ختنے خود اپنے ہاتھ سے کر لیے۔ اور جبکہ یہ کام ایک شخص خود بھی کر سکتا ہے تو آخر کیوں یہ معنی لیے جائیں کہ ایک ۸۰ برس کی عمر کے شخص نے جراح کو بلا کر یہ کام کرایا ہو گا۔ پھر مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں اس کی جو تفصیل آئی ہے وہ بالکل یہ بات واضح کر دیتی ہے کہ حضرت ابراہیم نے یہ کام خود کر لیا تھا۔ اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت ابراہیم کو جب اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ ختنہ کرو تو انہوں نے قدوم (بڑھئی کے کام کا ایک آلہ) لیکر ختنہ کر لیا۔ اس سے ان کو سخت تکلیف ہوئی۔ اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ ابراہیم تم نے جلدی کی۔ ورنہ ہم تمہیں خود اس کا آلہ بتا دیتے۔ انہوں نے عرض کیا اے رب، میں نے پسند نہ کیا کہ تیرے حکم کی تعمیل میں دیر کروں۔ (فتح الباری جلد ۶ ص ۲۴۵)

(۱۰) اس مضمون کی احادیث بخاری کتاب الانبیاء، کتاب الجہاد اور کتاب الایمان و النذور میں موجود ہیں۔ ان مختلف احادیث میں سے کسی میں حضرت سلیمان کی بیویوں کی تعداد ۶۰، کسی میں ۷۰، کسی میں ۹۰، کسی میں ۹۹ اور کسی میں ۱۰۰ بیان کی گئی ہے اور سب کی سندیں مختلف ہیں۔ اتنی مختلف سندوں سے جو بات محدثین کو پہنچی ہو، اس کے متعلق یہ کہنا تو مشکل ہے کہ وہ بالکل ہی بے اصل ہو گی، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کو سمجھنے میں حضرت ابوہریرہ سے کوئی غلطی ہوئی ہے، یا وہ پوری بات سن نہیں سکے ہونگے۔ ممکن ہے حضور نے یہ فرمایا ہو کہ حضرت سلیمان کی بہت سی بیویاں تھیں جن کی تعداد یہودی ۶۰، ۷۰، ۹۰، ۹۹ اور ۱۰۰ تک